مولانا ذاکر حسن نعمانی

جبین سے ماتھا مراد لینا بھی صحیح ہے

جناب مولانا سید تصدق بخاری نے چھ سات ماہ کی طویل خاموشی کے بعد انگڑائی لی اور بجائے اس کے کہ زیر بحث ضوع کو تکمیل تک پہنچائیں خلط مبحث کر کے نئے موضوعات کو اعتراضات کی شکل میں چھیڑ دیا صرف اس لیے کہ قارئین شویش میں پڑ جائیں اور اصل موضوع ہاتھ سے نکل جائے کسی موضوع پر بحث کے دوران ایسی روش اختیار کرنا عاجزی یل ہوتی ہے۔

بخاری صاحب کا موقف یہ ہے کہ جبین کا ترجمہ "کروٹ" ہی ہے جبکہ ہمارا موقف یہ ہے کہ جبین کا ترجمہ لروٹ اور پیشانی دونوں صحیح ہیں کیونکہ عربی کی معتبر تفاسیر میں پیشانی، چہرہ کے ساتھ ترجمہ اور تفسیر موجود ہے۔ ہم نے جن تفاسیر کے حوالے دیئے تھے وہ یہ ہیں۔ (۱) جامع البیان فی تفسیر القرآن ابن جریر طبری. (۲) درمنثور (۳) روح المعانی (۴) تفسیر ابی السعود (۵) تفسیر ابن کثیر (۶) تفسیر قرطبی (۷) التفسیرات الاحمدیہ۔

موصوف نے ان حوالوں کی تردید نہیں کی اور کر بھی نہیں سکتے اگر ہمت ہو تو ان مستند تفاسیری حوالوں کا جواب دیں۔

بخاری صاحب مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا بیضاوی کو تفسیر نہیں مانتے (اگست الحق ۱۹۹۲ء صفحہ ۴۲) ہم بے شک بیضاوی کو تفسیر مانتے ہیں لیکن آپ سے یہ پوچھنے کا ہمیں حق حاصل ہونا چاہیے کہ جناب! آپ بیضاوی کے دوسرے قول کو کیوں نہیں مانتے۔ فرماتے ہیں کبہ علی وجهه باشارقه کیلا یری۔ یعنی اسماعیلؑ کے رے پر چہرے کے بل گرا دیا۔ ذرا آگے جناب سید صاحب موصوف لکھتے ہیں کیا آپ کے نزدیک صرف اطع الالہام ہی تفسیر ہے۔ (الحق اگست ۱۹۹۲ء صفحہ ۴۲)

میری گذارش یہ ہے کیا میں نے صرف "سواطع الالہام" ہی کا حوالہ دیا ہے دیگر تفاسیر سے کیوں صرف کیا جا رہا ہے ان کا ذکر بیچ میں سے کیوں حذف کر دیا۔ قارئین الحق کو بھی یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے اگر آپ مہ زمخشری جیسے کٹر معتزلی کا حوالہ دے سکتے ہیں تو احقر نے اگر فیضی کا حوالہ دیا تو کیا حرج ہے۔

موصوف بار بار جبین کا معنی پوچھتے ہیں وہ تو بتادیا گیا کہ پیشانی کی کروٹ کو کہتے ہیں لیکن اس کا اطلاق ماتھے پر بھی ہوتا ہے جناب پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے مقالہ میں یہ عبارت تاج العروس کی ملاحظہ فرمائیں۔ وقد ورد الجبین بمعنی الجبھۃ لعلاقۃ المجاورۃ فی قول زھیر (الحق مئی ۱۹۹۲ء صفحہ ۵۲)

میں نے بھی اپنے مقالہ میں قرآن کریم سے ایک مثال دی تھی لیکن آپ شاید معنیٰ موضوع لہٗ، معنی مراد اور مجاز میں فرق کو ملحوظ نہیں رکھ سکتے، جن مفسرین نے "کروٹ" ترجمہ کیا ہے وہ بھی تو مجاز ہے حقیقی معنی نہیں کیونکہ کروٹ کا ترجمہ کرنے والوں نے شق یا جنب کا لفظ استعمال کیا ہے جیسا کہ آپ کے حوالوں میں مذکور ہے جانب پیشانی جب زمین پر لگے گی تو لازماً اس جانب کی بدن کی کروٹ بھی زمین سے لگے گی۔

جناب سید تصدق بخاری صاحب لکھتے ہیں کہ آپ یہ سوچنا بھول گئے کہ یہ دونوں لازم اور ملزوم ہیں جناب! میں نہیں بھولا آپ میرا مقالہ بھول گئے، میں نے الحق مارچ ۱۹۹۲ء صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے پیشانی کی دائیں یا بائیں جانب زمین سے لگ جائیں تو لازماً بدن کا اس طرف والا حصہ بھی زمین کے ساتھ لگے گا۔

علاوہ ازیں آپ کی یہ بات بھی غلط ہے کہ دونوں لازم اور ملزوم ہیں (الحق اگست صفحہ ۳۹) لزوم صرف ایک طرف سے ہے یعنی جبین زمین سے لگے گی تو بدن کی کروٹ بھی لگے گی لیکن بدن کی کروٹ زمین سے لگ جائے تو لازم نہیں کہ جبین بھی زمین کے ساتھ لگ جائے، ذرا تجربہ کرکے دیکھ لیں اس کے برعکس جبین زمین سے لگ جائے تو یہ بالکل ناممکن ہے کہ بدن زمین سے نہ لگے۔

الحاصل دونوں ترجموں کی بنا مجاز پر ہے جس مفسر نے جو ترجمہ کیا ٹھیک ہے، نواب صدیق حسن خان نے بھی دونوں ترجمے کئے ہیں اپنی تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن میں لکھتے ہیں قیل المعنیٰ کبہ علی وجھہ کیلا یری من مایؤثر الرقۃ لقلبہ الجزء الثامن صفحہ ۵۵ یعنی چہرے کے بل گرایا۔ بحر العلوم علامہ سید امیر علی المتوفیٰ ۱۳۳۷ھ اپنی تفسیر مواہب الرحمٰن میں لکھتے ہیں اور پچھاڑا اس کو ماتھے کے بل۔

معالم التنزیل والے لکھتے ہیں۔ یا ابت کبنی بوجھی علی جبینی فانک اذا نظرت فی وجھی رحمتنی وادرکتک رقتہ تحول بینک وبین اللہ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے میرے ابا! مجھے چہرے کے بل لٹا، کیونکہ مجھے دیکھنے سے رقت قلبی پیدا ہوگی جو اللہ کا حکم پورا کرنے میں آڑ بن جائے گی۔

حاشیۃ العلامہ الصاوی علی تفسیر الجلالین میں رقمطراز ہیں۔ قال الابن یا ابت کبنی لوجھی علی جبینی آگے لکھتے ہیں ففعل ذالک ابراھیم ثم وضع السکین علی قفاہ۔ یعنی بیٹے نے باپ سے کہا کہ مجھے چہرے کے بل ڈال، پس ابراہیم نے ایسا ہی کیا اور اس کی گدی پر ذبح کے لیے چھری رکھی۔

ہمیں بخاری صاحب سے اس مقالے اور گزشتہ مقالے کے تفسیری حوالوں کا جواب مطلوب ہے۔ جبین کی

لغوی بحث کو طول نہ دیں وہ سب کو معلوم ہے کہ جبین کا معنیٰ جانب الجبھہ ہے بات جبین کے ترجمہ میں ہے کہ روٹ اور پیشانی، مفسرین دونوں طرف گئے ہیں دونوں مبنی بر مجاز ہیں نہ کہ روٹ بدن معنی موضوع لہ ہے اور نہ ماتھا۔ مجاز کا ارتکاب اس لیے ہوا کہ جبین کا معنی موضوع لہٗ لینا متعذر ہے۔

جناب بخاری صاحب لکھتے ہیں کہ مصباح اللغات منجد کا خلاصہ ہے (الحق اگست صفحہ ۳۱) لیکن علامہ بلیاوی خود لکھتے ہیں کہ بعض بزرگوں اور عزیز طلبہ نے اصرار کے ساتھ خواہش ظاہر کی کہ المنجد کے طرز پر ایک لغت کی کتاب ترتیب دی جائے طرز اور خلاصہ میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ چند سطور کے بعد مرتب مصباح اللغات فرماتے ہیں۔ کام کرتے ہوئے الجمہرۃ اللغۃ، اقرب الموارد، قاموس، کتاب الافعال لابن قوطیہ، تاج اللغات، مفردات امام راغب، مجمع البحار نہایہ ابن اثیر، منتہی الارب، المنجد، صراح یہ سب کتابیں پیش نظر رہیں۔ ہر لفظ کے معنی و مراد کی نہایت تحقیق کے ساتھ تعین کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو مصباح اللغات کا اول صفحہ۔ اب قارئین الحق ہی فیصلہ کریں کہ مصباح اللغات منجد کا خلاصہ ہے یا مذکورہ کتابوں کا۔

عمدۃ القاری ج ۱ صفحہ ۱۳ میں علامہ بدر الدین عینیؒ نے جبین کی لغوی تشریح کی ہے اور عنوان بھی باندھا ہے بیان اللغات، لیکن سید تصدق بخاری صاحب فرماتے ہیں، حدیث مذکور میں جبیان کے تثنیہ کو ہی جبین فرمایا ہے ۔۔ (الحق اگست صفحہ ۳۷)

بخاری صاحب جبین کی لغوی تشریح جو عمدۃ القاری میں ہے اس کو جبین کا معنیٰ مراد سمجھ بیٹھے۔ علامہ بدر الدین عینی نے ضمنا لکھا ہے اور موصوف ہی لکھتے ہیں (الحق اگست صفحہ ۳۷) ھی ضمیر اس کی عبارت میں کہاں ہے۔ اور کس طرف لوٹتی ہے، علامہ عینی لکھتے ہیں۔ یقال الجبین غیر الجبھۃ بخاری صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں (الحق اگست صفحہ ۳۶) اور کہا گیا ہے کہ جبین پیشانی کے سوا ہے (الحق دسمبر صفحہ ۴۳) بے چارے ماضی اور مضارع میں فرق نہیں کر سکے " کہا گیا ہے " قیل کا ترجمہ ہے یقال کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہا جاتا ہے۔

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جبین سے جبینین مراد ہیں لیکن اس کا معنی موضوع لہ نہیں۔ عون الباری لحل ادلۃ البخاری میں نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں۔ والمراد واللہ اعلم ان جبینیہ معًا یتفصدان۔ والمراد سے صاف ظاہر ہے کہ جبینین معنی موضوع لہ نہیں بلکہ مراد ہے۔ (جلد ۱ صفحہ ۳۹)

ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری للعلامہ قسطلانی ج ۱ صفحہ ۶۹ میں رقمطراز ہیں۔ والمراد واللہ اعلم ان جبینیہ معًا یتفصدان فان قلت لم افردہ اجیب بان الافراد یجوز ان یعاقب التثنیۃ فی کل اثنین یغنی احدھما عن الاخر کالجبینین والاذنین تقول عینہ حسنۃ وانت ترید ان عینیہ جمیعًا حسنتان ۔ والمراد سے پتہ چلتا ہے کہ جبینین جبین کا معنی نہیں۔ عینین اذنین کے

کے اندر جس طرح ایک عین (آنکھ) سے عینین ایک اُذن (کان) سے اُذنین تثنیہ مراد لے سکتے ہیں اس طرح جبین مفرد سے جبینین مراد لے سکتے ہیں، کیونکہ ایک آنکھ کا دوسری آنکھ یا ایک کان کا دوسرے کان سے جو تعلق ہے وہ ظاہر ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جبین سے جبہہ (ماتھا) مراد نہ لیں کیونکہ جب جبین سے جبین مراد لیا تو جبہہ تو تبیع میں آہی گیا۔ اس لیے اہل حدیث و احناف کے تراجم حدیث میں جبین کا ترجمہ پیشانی لکھا ہے۔

(۱) شبیر احمد عثمانیؒ کی شرح فضل الباری ج ۱ صہ۱۵۱ میں جبین کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے "آپ کی پیشانی مبارک سے" (۲) تجرید البخاری للعلامہ حسین بن مبارک زبیدی میں ہے "آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا" ج ۱ صہ۵ (۳) انوار الباری اردو شرح بخاری افادات انور شاہ کشمیری میں ہے "پیشانی مبارک" (۴) علامہ وحید الزمان نے بھی پیشانی ترجمہ کیا ہے۔ (۵) ترجمہ صحیح بخاری (۱) مولانا امجد علی صاحب (۲) مولانا ابوالفتح صاحب — (۳) مولانا سبحان محمود صاحب (۴) مولانا قاری احمد صاحب، انہوں نے بھی پیشانی کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔

تیسیر القاری شرح فارسی صحیح بخاری ج ۱ صہ۲ کا ترجمہ ملاحظہ فرمادیں۔ "وحالانکہ بتحقیق پیشانی او سیلان میکند"۔

منح الباری شرح بخاری ملا محمد احسن ملقب بہ حافظ دراز صہ۱ پر موجود ہے۔ یعنی "جاری می شد عرق از پیشانی مبارک"۔

شرح غوثیہ فارسی سید شاہ محمد غوث المتوفی ۱۱۵۲ھ رقمطراز ہیں "وحالانکہ پیشانی وی میریخت عرق"۔

اب بخاری صاحب ہی قارئین کو بتائیں کہ جبین کا ترجمہ (پیشانی) کے ساتھ کرنے میں اتنے بڑے بڑے مفسرین اور شارحین حدیث کیسے غلطی کر سکتے ہیں۔

مولانا تصدق بخاری صاحب اپنے تردیدی مقالہ (الحق اگست صہ۳۹) میں لکھتے ہیں کہ اگر وہ غور سے اسے پڑھتے تو اس حقیر کی بابت ہرگز نہ لکھتے کہ یہ بات بھی غلط ہے کہ اس غلطی کی ابتدا شاہ عبدالقادرؒ سے ہوئی ہے۔ بخاری صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا آپ نے دسمبر کے مقالہ (الحق دسمبر صہ۴۱) میں یہ نہیں لکھا۔ اس تسامح کا ارتکاب اس لیے ہوا ہے کہ حضرت شاہ عبدالقادر اولاً اپنے ترجمہ میں جبین کا ترجمہ ماتھا لکھ دیا اور بعد کے علماء کرام نے آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اصل حقیقت کی نہ مراجعت کی اور نہ التفات نہ تحقیق۔

اب ہم بخاری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ تسامح اور اولاً کا کیا مطلب ہے اس لیے ہم نے جواب میں لکھا کہ اس قسم کا ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ سے پہلے کئی مفسرین کر چکے ہیں اب اس کو تسامح اور اولاً کہنا بالکل غلط ہے۔

آخر میں آپ سے درخواست ہے کہ علماء کرام پر بدظن نہ ہوں اکابر علماء کی مجلس ادارت نے منجد کا جو

(بقیہ صہ۱۳ پر)